السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا احرام نیت زبان سے کرنی چاہیے اور اگر کوئی شخص کسی دوسرے آدمی کی طرف سے حج کر رہا ہو تو احرام کی کیا صورت ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نیت کی جگہ دل میں ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل میں نیت کرے کہ وہ فلاں آدمی یا اپنے بھائی یا فلان بن فلاں کی طرف سے حج کر رہا ہے۔ زبان سے یہ کہنا مستحب ہے :

"اللھم لبیک حجًا عن فلان" یا "لبیک عمرة عن فلان" تاکہ جو کچھ دل میں ہے اس کی تاکید الفاظ کے ذریعے ہو جائے، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کا تلبیہ زبان سے ادا کیا تھا، اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے بھی زبان سے ادا کیا تھا جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تعلیم دی تھی اور خود بھی بلند آواز سے ادا کیا تھا اس لیے یہی سنت ہے اور اگر کوئی شخص زبان سے نہیں کہتا تو صرف نیت کافی ہوگی۔ حج کے اعمال وہ ویسے ہی پورے کرے گا جیسا کہ اپنی طرف سے حج کرنے کی صورت میں کرتا تلبیہ کہے گا اور بار بار کہے گا۔ بغیر کسی کا نام لیے ہوئے۔ جیسا کہ اپنی طرف سے حج کرنے کی صورت میں تلبیہ کہتا لیکن اگر ابتدائے تلبیہ میں اس آدمی کا تعین کردے جس کی طرف سے حج کر رہا ہے تو بہتر ہے۔ اس کے بعد عام حج اور عمرہ کرنے والے کی طرح تلبیہ کہتا رہے گا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"لَبَّیکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیکَ، لَبَّیکَ لاَ شَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ، اِنَّ الْحَمْدَ، وَالنِّعْمَةَ، لَکَ وَالْمُلْکَ، لاَ شَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیکَ لبیک اِلٰہ الحق لبیک"

مقصد یہ ہے کہ بغیر کسی کا نام لیے عام تلبیہ کہتا رہے گا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

حج بیت اللہ اور عمرہ کے متعلق چند اہم فتاوی صفحہ: 333

محدث فتویٰ